اداریہ

الحمد للہ نور معرفت کا بائیسواں شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ یقیناً آپ اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ جس معاشرے میں علمی تحقیقی تحریریں پڑھنے کا ذوق بہت کم ہو، اُس ماحول میں ایک تحقیقی مجلّہ بروقت نکالنا اتنا مشکل ہے جتنا بنجر زمین میں کسی پھل دار پودے کی آبیاری اور اسے پروان چڑھانا مشکل ہوتا ہے۔ پاکستانی معاشرہ دینی اور علمی حوالے سے جس تنزل کا شکار ہے اور اس معاشرے میں جس طرح آئے دن علمی قدریں زوال پذیر ہیں، اس میں کوئی علمی کام انجام دینا اور اُسے منظر عام پر لانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ "نمت" بہت معمولی وسائل کے ساتھ نور معرفت جیسا علمی اور تحقیقی مجلّہ معیاری انداز میں باذوق قارئین تک پہنچانے کی سعی کر رہا ہے اور ہر صورت اس علمی چراغ کو روشن رکھنا چاہتا ہے۔ نور معرفت مکتب اہل بیتؑ کے علمی ترجمان کی حیثیت سے تبلیغی جذبے سے شائع کیا جارہا ہے اور ملک کے تمام علمی اداروں اور شخصیات کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ اسی طرح بہت سے عام قارئین کو بھی چند سال سے یہ شمارہ ارسال کیا جارہا ہے۔ لیکن یا ہم ابھی تک اس مجلّہ کو قابل ستائش نہیں بناسکے یا ہمارے قاری میں ابھی تک ایسی کاوش کی ستائش اور اظہار تشکر کا حوصلہ پیدا نہیں ہوا۔

بہر صورت ہماری ٹیم کے حوصلے بلند ہیں اور ہم اپنے قارئین سے بھی اُمید رکھتے ہیں کہ وہ کم از کم ایک "ای میل" یا "ایس ایم ایس" کے ذریعے ہمیں نور معرفت کی کارکردگی سے آگاہ کرتے رہیں اور جہاں ضروری ہو، ہماری رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دیں۔ نیز قوم کے مخیّرین سے بھی اُمید ہے کہ وہ قرآن کریم اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کے اس ترجمان جریدے کو زندہ رکھنے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

یہ شمارہ ایسے حالات میں تیار کیا گیا ہے جب ملک میں امن وامان کا مسئلہ ہمیشہ کی طرح مخدوش ہے اور ارباب اقتدار بلند وبانگ نعروں کے باوجود قوم کو امن وسلامتی جیسے بنیادی حقوق فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ گذشتہ ماہ محرم اور صفر میں عزاداران امام حسینؑ نے جس طرح خوف وہراس کے حالات میں عزاداری امام مظلوم برپا کی ہے، یہ ہماری قوم کے امام حسینؑ کے ساتھ عشق ومحبت کی علامت ہے۔ یہی عشق حسینی تھا کہ جس نے قوم کے بچے بچے کو تمام تر خطرات کے باوجود ہر قسم کے چیلنج کو قبول کرنے پر

آمادہ رکھا۔ خصوصاً جلوس ہائے عزا کے خلاف اُموی مشنریوں کی سازشوں اور خطرناک منصوبوں کے باوجود گذشتہ سالوں کی نسبت بڑھ چڑھ کر عزاداری کے جلوسوں میں شرکت کی گئی اور دشمن کو پسپائی پر مجبور کردیا گیا۔ عاشورۂ محرم کے دوران راولپنڈی شہر میں ہونے والی سازش کے بعد قوم کے زن و مرد اور بوڑھے اور بچے سب نے زینبی فریضہ ادا کرتے ہوئے چہلم امام حسینؑ کے جلوس عزا میں شرکت کی ہے اور اہل بیتؑ کے عاقبت نا اندیش دشمنوں پر واضح کردیا ہے کہ بقول ہمارے شہید قائدؒ "عزاداری ہماری شہ رگ حیات" ہے۔

اس شمارے میں گفتنی ہامیں دو اہم موضوعات پر چند عرائض قلم بند کیے گئے ہیں۔ ان دونوں موضوعات کی اہمیت بیک وقت علمی بھی ہے اور سیاسی بھی۔ امید ہے یہ عرائض نصیحت اور ہمدردی کا عین مصداق قرار پائیں گے۔ خالصتاً علمی مقالات میں پہلا مقالہ "مطالعۂ قرآن کے اساسی اصولوں" پر لکھا گیا ہے۔ اس مقالے میں قرآنی آیات میں غور و خوض کے بنیادی اصولوں میں سے پہلے دو اصولوں پر تحقیقی بحث پیش کی گئی ہے۔ اسی طرح سیرت رسول اکرم ﷺ کے مطالعہ کی ضرورت کے بارے میں بھی ایک وقیع مضمون شامل کیا گیا ہے۔ وحدۃ المسلمین اور اسلامی اُخوت بھی ایک ایسا موضوع ہے جس پر کام کرنا اس دور کی اہم ترین ضرورت ہے اور اس موضوع پر جتنا بھی فکری کام کیا جائے کم ہے۔ لہٰذا اس شمارے میں اس حوالے سے بھی ایک مقالہ شامل کیا گیا ہے۔

اسلامی تہذیب کی تشکیل میں مکتب اہل بیت اطہارؑ کے پیروکاروں کے کردار پر ایک معلومات افزا مقالہ بھی قارئین کے ذوق مطالعہ کی نذر کیا جارہا ہے۔ اسی طرح نہج البلاغہ کے مطالعات کے سلسلے کا ایک اور مقالہ "اسلامی معاشرہ کے خدوخال، نہج البلاغہ کی روشنی میں" کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں اسلامی معاشرہ کی امتیازی خصوصیات اجاگر کی گئی ہیں۔ اسی طرح "کاروباری اخلاق" کے موضوع پر ایک علمی مقالہ کے ترجمے کی دوسری قسط بھی شائع کی جارہی ہے۔ آخر میں زیدیہ فرقے پر نقد و تبصرہ کے حوالے سے ایک فرقہ کی ایک بنیادی کتاب "مسند امام زید" پر بھی ایک تحقیقی مقالہ قارئین کی نذر کیا جارہا ہے۔ اس بار تمام مقالات کے خلاصوں کے انگلش میں ترجمہ کی زحمت نوجوان اسکالر برادر جناب میثم علی نے اٹھائی ہے جس پر ادارہ اُن کا شکر گزار ہے۔ نیز مقالہ جات کی کمپوزنگ محترم جناب محمد حنیف ڈان اور ڈیزائننگ محترم جناب طاہر حسینی نے انجام دی ہے۔ ادارہ ان کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔